رجسٹرڈ نمبر اے ۶۱۳

REGISTERD NO. A. 785



M. I. Khan Artist

مستان المطابع پریس لکھنؤ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین ایڈیٹر شائع ہوا Oudh Punch Lucknow

قیمت فی پرچہ

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ پڑتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور [illegible] سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کا [illegible] ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپ کے مذاق کے مطابق [illegible] آپ کے حسب خواہش مضامین نہ ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ [illegible] تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو [illegible] آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ [illegible] نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان حق [illegible] قیمت [illegible] خریداروں سے قیمت [illegible] اپنا نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] قیمت جاری کرا لیں۔ [illegible]

(۶) [illegible] صاحب [illegible] منیجر کے نام ضرور [illegible] خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور [illegible] کی عادت ہے [illegible] علاج [illegible] خدمت کیا جائے [illegible] اشاعت سے غرض یہ ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ [illegible]

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب [illegible] نہیں [illegible] جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو [illegible] جواب ملنا چاہیے [illegible] رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق [illegible] خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور [illegible] واپس [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۷

مضامین

۲۸ جون ۱۹۳۲ء

اثر خامہ ظرافت شمامہ

(جناب سید علی خان صاحب ہادی الکٹرک مستری گورنمنٹ ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ کانپور)

حال الفت جو سنی جاتی رہ دیکھتے جاؤ

اور شرارہ دیکھئے ....

سوال وصل پر وہ کہتے اف ناں رہتی ہیں

یہ لغت انگلش ہندوستانی دیکھتے جاؤ

شب عشرت وہ ہیں تم غور کرلو پر آلا

سوال کا ذرا ایک ایک پانی دیکھتے جاؤ

دیکھتے وہ کے منہ صاف ہے وہ پہاڑ تے ہیں

یہ پالش اور یہ جو تی نہائی دیکھتے جاؤ

غم فرقت میں عادی ہو گئے انھیں کھانے کے

ہماری اٹھانے سخت جانی دیکھتے جاؤ

کسی کے در پہ بیٹھے بیٹھے دیتے ہو گئے کاہل

ہلا جاتا نہیں اب بل کے پانی دیکھتے جاؤ

سگ در بن کے رہنے اس کوچہ میں پھرتا ہے

رقیب روسیہ کی زندگانی دیکھتے جاؤ

جبیں کو در کو تری اصل ہے لاؤ خسرو قدم تھا

ہے عشق کی جس جوانی دیکھتے جاؤ

رقیبیں تم ہے اب کچھ بھی تری کی ذرا ہیں سکی

یہاں تک پہونچی ہے اب ناتوانی دیکھتے جاؤ

کہا عجب نے یوں وہ کے آکر یاں یہاں آپ

بھلا دھمکائی ہے بیل کی نانی دیکھتے جاؤ

ہنسیں ابھو حضرت انکسار ہم بھی چلیا جائیگے

دکھاتے ہیں وہ اب ہم کو جوانی دیکھتے جاؤ

مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ لکھنؤ!

آپ نے جناب عظیم بیگ صاحب چغتائی بی اے (علیگ) کا بہت سی مضامیاں شروع کر دی ہیں لیکن شاید آپ اُن کی طاقت اور اسکیم سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اندازہ ہے کہ وہ ایک ایسا گروہ ہی کی ہم جنس کالاں کی فوج تیار کرنا چاہتے ہیں جو اُن کی پردہ شکنی کا نتیجہ اور اُن کی کتاب کا حاصل ہوگی۔

انھوں نے ضرور فارسی ڈالا اور ... کا مطالعہ فرمایا ہے خیال و مطالعہ کی قوت سے غالباً وہ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہونگے کہ اگر یہ اسکیم مکمل ہو گئی تو لیڈیوں کے ذریعہ سے انگلستان کی طرح ایک پردہ پوش گاؤں میں غیر قانونی پیاروں کے بچے پردہ شکن عورتوں سے جمع کرنے کا ایک کارخانہ کھولنا پڑے گا اور وہ وقت بہت سخت ہوگا جب ان بچوں کی تربیت کا بار جناب چغتائی صاحب کو سنبھالنا پڑے گا انشاء اللہ جناب کے کالوں کو ڈالی گرہ لیا رکھیے کہ پچیس سال کے اندر اندر آپ کے اخبار کو ایک بڑے بھاری مذاقی خطرہ کا سامنا کرنا پڑیگا۔

جناب اکبر مرحوم نے پردہ نہ کرنے والوں کی عقل پہ ڈال دیا تھا شاید مرزا صاحب چغتائی اب اس کو مردوں کی عقل پر ڈالنے کے خواہشمند ہیں اور کچھ نہیں۔

خاکسار

سید صبا حسین تقوی حسینی ہیڈ کلرک ایس سی (آنرز) علیگ

جناب تقوی صاحب۔ اکبر مرحوم نے کبھی پردہ نہیں اٹھایا۔ بی بیاں گھر سے بے نقاب نکلیں انھیں پردہ کی ضرورت نہ رہی پردہ بیچارا پڑے پڑے کیا کرتا اب نرگس نہ کسی کے چھپانے کی عادت ہے مردوں کی بیباک اور بے حیا عقل کا دیدہ بہت ہرائی ہو گیا تھا بیٹھے سے بیکار بھلی اُسی کو اپنے دامن میں لے لیا۔ یہ کہنے کو تو نہ تھا کہ پردہ بیکار ہے اگر آپ کا خیال درست نکلا تو کیا بچا ہے اور اُن کی ... علمائے اصول الفقہ کے نزدیک ایک ہی بڑے نکلے ہیں۔ جس فرضیت سنت کی اہمیت ہوگی۔

اور یاد نہ ہو تو اللہ میاں نے دیا ہو ... افسوس تو یہ ہے کہ کوئی ایک اسلامی شریعت کو کاٹ چھانٹ کر فرنگی بنانے پر مائل ہیں لیکن اس راستے میں بھی ادھوری تقلید ہے کیا مسنی کہ تہذیب جدید پیٹ سے ہے اور نہ جانا کے کے واسطے جگہ متعین نہیں۔

کیا کہیں مسلم بولیں سمجھی کہیں منظور کرے گی ورنہ ہم تو سفارش کرتے کہ مرنے اور جینے کے بعد تھوڑی سی جگہ اپنے بڑے میدان میں ان غریبوں کو بھی مل رہے ہے

ہاں جلا کر نہ جلا ہے ...

انکے پیٹ میں نئی تہذیب گھس گئی ان پر تم لازم ہے اسے نباہ رہے ایک ... دار الحیاتی تمام پاک فرزندان ہے پہ ہیں۔

باقی بجز افسوس اور کیا عرض کروں۔ خدا غیرت رکھے عزت رکھے۔

بجواب مضمین بنام مسٹر چغتائی بی اے علیگ

(نمبر ۲)

مرزا۔ عورتوں کے بال کٹوانے کی حدیث مولانا نے ڈھونڈ نکالی مگر پھر بھی وہ حدیث نہیں ہے وہ بی بی عائشہ کی زبان مبارک سے ایک ناقہ راوی نے بیان کیا ہے اچھا تم اسے حدیث ہی کہتے ہو تو حدیث ہی سہی ایسی عالی رتبہ بی بی نے جو کچھ فرمایا وہ سچ ہے مگر مجھے رونے تعجب ہوتا ہے کہ آخر اس زمانہ کی عورتوں کی کھوں پر جب قبول تھا سے پردہ نہیں پڑا اٹھا دیا آفت نازل ہو گئی تھی جو انھوں نے بال نہ کٹوا کے گھروا سر پر جھاڑی اُگا سے رکھا۔

سنو مرزا۔ عورت ذات کا حسن اپنا ... مردوں سے لگا رکھتا ہے یعنی عورت کا حسن جب ہی ہے جب مرد پسند کرے اور مرد کا حسن وہ ہے جسے عورت پسند کرے۔ ... تم دیکھتے ہوں کی کا بل کے مردے شاید اس وجہ سے داڑھی مونچھ منڈوا کے میاں کا میاب مرحوم کی روح بن گئے کہ اُن کی گھروالیوں نے بغیر لپٹی شکل میں دیکھنا پسند کیا ہے

[illegible]

گرفتار ہیں کتنے مرد بھی جو اپنی صورت اور وضع قطع کی صورت یکساں ہو جانے پر راضی ہوں۔ ناسخ مرحوم کہتے ہیں ؎

حسن کی رحمت ہے یا اب رخ عشق میں فرق
نہیں جان من گئی یہ زلف ہاتھوں میں لٹکیا

وہ تھے عاشق جو عشق کی چال چلتے معشوق کی بات پر بال کی کھال نکالتے ہیں۔ مگر جہاں تک کا میاں عاشق نہیں جتنا وہ میاں ہوتا ہے۔ میاں کے لطف رخ کے لیے چپ با پر بالوں کی ضرورت ہے۔ میاں کو بھی ہوا یہ شوق کبھی کبھا ر دوڑتی تک بال پہنچ جاتا تھا۔ انہوں نے اس کا صفایا کر دیا۔ بعض نے اگر آج ہی کہے تو مجھے تھوڑے بالوں کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور عجب نہیں کہ میاں خود فیشن کی بجا آوری کا لحاظ کے اس وسیلے کو ہاتھ سے جانے دینا گوارا نہ کریں۔

غیر دل کی [illegible] اب بھی کہتی ہوں کہ تم نے ساری دنیا کو اپنی طرح ایسا بے حیا کیوں سمجھا تم کہتے ہو۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آئی صاحب [illegible]
پر کیا اعتراض کیوں مذہبی نقطہ نظر سے الزام دیتے
ہیں اور [illegible] کیا ہے کہ مذہب میں روشنی
کہ بچے۔ اب ذرا ہم مولوی صاحبان کے اس اعتراض
کا جواب انہی کی زبان میں دیتے ہیں دیکھیں
کون سے عالم صاحب انکا جواب دیتے ہیں؟

انہیں چاہیے کہ ایسا ہو کہ ہم کو ساتھ چھوڑ کر مذہب ہی کی [illegible]

تیں ہم اختیار کرتے یا چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض وہ تھا امانا چلن اختیار کریں کہ جہاں کہیں کرسانی کا کر نے دیکھی جنت سے جانے کی طرح قرآن میں جو ہو وہی ایک تھے میاں جانے انکے صاحبزادے مولوی کے پاس پڑھتے تھے۔ ایک دن صاحبزادے نے چھپے بیٹھے مجھ سے یہ کہی ؎

اثر عشق میں کب زہنی ہے بجز فسق و رسوا صاحب
عشق [illegible] دیتے [illegible] میں [illegible] پڑتا ہے
ہے وہ کو کون تھا زرہ وہ عورت کے سنا ہیے
[illegible] کہ [illegible] کمال [illegible]

تک تھا وہ مرد تسبیح کا مجھ تھی استاد نے خوشنا کہ صاحبزادے کرتے کے ان کے بابا جان کے پاس گئے۔ باوا نے پوچھا کیا ہے؟ استاد بولے اب تو بچے شعر کہنے لگا۔ باوا نے فرمایا کہ کہو کیا؟ زرا سناؤ تو بیٹا۔ بیٹے نے اکڑ کے ذرا اشعر پڑھا ؎

اثر عشق میں کب زہنی ہے بجز فسق و رسوا صاحب
[illegible] کون تھا وہ عورت کے سنا ہیے

باوا نے مارے خوشی کے اپنی پگڑی سر سے اچھال دی اور مولوی کی بھی فوراً استاد جی کی [illegible] لاکھوں انکو دے یا کے [illegible] ہیں؟

مرد۔ پہچان ہے یا اعتقاد سے [illegible] کہ مردو مسلمانوں کو خون دلوا نے کی کر دو انکے مخفروں کو [illegible] مذہب میں زبردستی داخل کر لینے والا سمجھیں۔ گویا وہ اسلام کے دشمن تھے۔ بیچارے نے بات کرامات دن کو دن نہیں کہا ایک ایک نقطے کے [illegible] ایک کر دیا [illegible]

تک تک کے جو بال چھٹا تے تھے اور اپنے سے پرے مالز کی تلاش میں سر کا پسینہ ایڑی تک بہایا۔ اپنی سمجھ پر بھروسہ کیا اور مردوں سے [illegible] کے بعد ایک ناک آزادی اور تم نے [illegible] سے سیکھ کے اپنی ساری محنت پر پانی پھیر دیا

تم نے بال کترا نے کا وہ حصہ [illegible] لیا اور یہ نہ سمجھے کہ زیادہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ [illegible] عام مسلمانوں کی طرح [illegible] نہیں کر سکتی [illegible] وہ مرد ہیں جو تمام جو بھی تم نے بال کتروانے کی [illegible] کی اور یہ نہ سمجھا کہ نہیں [illegible] میں لگے جاتی کا [illegible] کے وقت وہ سمجھیں کہ معاشرہ کی [illegible] نے کس طرح بچائی کو کیا تھا ہم جو عورتوں کو [illegible] کو بڑا کی طرح غیر مردوں سے ہاتھ ملانے کے لیے پیش کرتے ہیں تو یہ بھی شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تم بال کتروانے کی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۶ء

[illegible] بعدالت [illegible] منصفی [illegible] ضلع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ساکن قصبہ [illegible] ضلع [illegible] . . . . مدعی

بنام

[illegible] وغیرہ . . . . مدعا علیہ

[illegible] ساکن قصبہ [illegible] بنام [illegible] ضلع [illegible]

[illegible] مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] واسطے [illegible] کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ [illegible] ماہ [illegible] سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم [illegible]
[illegible]

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] . . . . . [illegible]

حکیم [illegible] [illegible]

معلوم ہوتا ہے جیسے وہ اس بات کو شوکت اپنی بی بی
ایک گلی میں بیٹی تھیں جیسے پردہ پڑا ہوا تھا۔ یہ وہ
چہرہ تھا جو کبھی بھی جاتا تھا، ایسے تیسے کی مجال
دیکھی ہو جو نگاہ ہی سے اس طرف دیکھتا۔ وہ موسموں
کی مال کا چہرہ تھا مگر اب بیٹیوں میں بازار ہو رہا
رہنا بگڑ کر سیدھا بنا لو کہ وہی جان صاحب
والی مثل ہو گئی ہے

دال نخود ہو گئی ہفتے سے نہ کھانا کھایا
شاعر زمانے ہو چکے ہیں چشمہ رخسار

خرم کرنا کہ نہ ہو خرم کر ضرورت کے وقت ہر ایک
حرام چیز حلال ہو جاتی ہے۔ قبیرے دن مردار جانور
کھانا بھی جائز ہے اسلام میں ہمیشہ پردے کا دستور
رہا ہے یہ پردہ نہیں جو ضرورت کی وجہ سے پردہ تھا
یہ ہے کہ جو برقع چادر اور بچے اور نقاب اور ڈھانپ والا
پردہ ہو رہا ہے۔ پردہ اسی وقت سے ہے جب سے
پردے کی آیت نازل ہوئی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے
کہ عرب میں پہلے پردہ تھا اور ہمارے حضرت نے
اسے برطرف کر دیا۔ پردہ جاہلیت کی رسم تھا سب
عرب کی عورتیں پہلے سربازار کھلے منہ پھرتی تھیں
جب دو قبیلوں میں لڑائی ہوتی تھی اور ایک قبیلہ
کمزور پڑتا تھا تو اس کی عورتیں ان کے میدان میں
آکر ستاتی اور گرتے تھا کے انہیں کے سامنے
کوڑیاں چلا جا اس پر ستی تھیں یہ ہاری
انہی کی نشانی تھی۔

غیرت اور خرم اسلام نے انہیں سکھائی وہ
پردہ کی قدر کیا جانتے تھے اپنی جورو کو اچھی نسل کا
بچہ لینے کے لیے بنا سنوار کے بڑے بڑے فرعونوں کے
پاس سلا دیا (نکاح استبضاع) انکے بائیں ہاتھ کا
کھیل تھا دس دس آدمیوں کی جیب ایک ہی وقت
میں ایک ہی بے حیا کلی کے ساتھ نکاح کر لی تھی
جب بچہ ہوتا تو وہ دسوں کے دسوں زچہ خانہ میں
بلائے جاتے جس شباہت وہ ملتی مانی صاحب
نے کپڑا اسی کے ماتھے یہ بچہ کا لڑکا منڈ ہو گیا۔
(صحیح بخاری) باپ کے مرنے کے بعد باپ کی رنڈیاں
بیٹے صاحبزادے کو ترکے میں ملتی تھیں وہ وہ اپنی

— سو تیلی ماؤں کو بے تکلف بے ہچک استعمال کرتے تھے۔
کیوں مرزا؟ یہ بے پردہ عورتوں کا بھی ہے سارے بڑے
کا حکم ہونے کے بعد بھی بے پردگی کی یہ حالت تھی کہ جو
بازار گشت میں چھپا تیں اور سینہ کا ابھار عورتوں کو
چھپانے کے لیے واسطے نہیں، ما ایک قبیلے کا جس کو
انگی ایزار گھٹنے پر سے کھل گئی میاں نے ڈانٹا کہ
نے جوکھلی جاتی کھلے بچہ منہ لگایا جب بے پردہ
بی بی جو اس کو نہ سلیقہ کیا ستانی جاؤ کھٹنے ہچ
کیا۔ ان عورتوں کی عادت تھی سینہ چھپا کر سرپر
جوبن اچھالتی پھرتی تھیں خدا ان سے سمجھے، مگر



شوق سے تیر لگاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے

دکھا رہوں رواستی پردہ نے کا طریقہ نہیں قرآن نے
سکھا تا آئیے سب سے ہونٹوں کی بھری بھری ڈالیاں
دن دہاڑے لطفی رہتیں۔ تاریخ قوم نے ضرور دیکھی
ہوگی۔ یہ بھی جانتے ہو کہ عورت کے جنازے کا گہوارہ
کیوں بکار چادر ہنا؟ یہ رسول نادی کا تصدق ہے
میں علم وقت خشتی سائنس بھری کسی نے
جب بیچ بچاؤ کیا اسے کیا کہ اے سر برادر پائی
پر میری لاش کفن میں لپٹی ہوگی اور ڈول کی صورت
بنا عورتوں کی نگاہ چڑھے گی۔ یہ شکل بیدا حل ہوئی
کہ کبھوری کی شاخیں کاٹ کے آئیں اور تنا کے کنا بچے

چیوں کے کان سے پیوست کیے گئے اور سے
کمل پڑا ہو گیا تب رسول نادی کو اطمینان ہوا تاکہ
طفیل میں ترلیف زادیاں کے مرد ڈولی بھی پہلا
گرانے والی نگاہوں کی تیر اندازی سے بچ گئے۔
خدا غارت کرے ان مروں پاک زات شہدوں کو
جو ہردہ نہیں ڈولی (ا عورتوں کے سامنے پیش کر کے
کر ڈرا سے شرم سے ہونا چاہتے ہیں اور ہیرون کیا
ویسے مال کے کتے ہیں کر یہی اسلامی پردہ ہے۔ ملکہ
شرابی کو سپی کیا ہے اگر حضرت الحکیم کے بازار کی
گلی جوروں کی گل تہ کی ما نہیں جا سکتی ہیں
سبحان اللہ۔ سچ مسلمان ہونے کے ایمان ہی بیچ
کے چلیں کے خلاف پاؤں دھرے تو جنسی یوں ہی
اسے لٹکا رہیگی۔

ہے جب میں یہ خیال کرتی ہوں کہ جہاں جہاں
لڑکیاں بوٹ پہن کر کیا کچھ نہیں وہ نہیں سیکھوں،
جاتے ہوئے مردوں سے رواج کے مطابق ہاتھ
ملا کے گئی اور بیوی کی گلی پیتے ہوئے سن سے ماں بچی
بجلی کی بدروحیں کے ذیل پھرتیں اور وہ سر گی تو قیمت
پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔

سنو مرزا! کالج کے لیے نکلنا فرضیت میں ہے
جس سے بات کر چکی ہو اور انکے اطمینان کے بیچ چہرہ
دکھا دیا رہ اسے مگر ہزاروں ہزار مردوں سے ہاتھ
ملا کر گال پر چہل دانگی کرتے ہیں یہ پچھلا کا نام
دستور سے ہی ضرور ہوگا اور سب کی ستی کا ایک
ہی وقت میں مرکز بننا ہرگز جائز نہیں ہے۔ استقلال
کی مدد کے لیے بھلا نے کے بعد تم تو پیسے کے خدا
جانے کہاں چلتے ہوں گے جب مصیبت سر پڑے گی وہ اپنے
نصیبوں کو روئے گا۔ سنو مرزا تم تو خواب دیکھ رہے
ہو گے کہ اب مسلمانوں کے مجلدوں آئے لڑکیاں
تعلیم یافتہ امیں بننے کے قابل ہوتی جاتی ہیں اب
گھر میں گھی ٹھیکی یہ سیکھیں گی اگر گھر سے نکال کر
گلاس گی بچے وقت کے بند صاف شکر سے رہی
دیوٹ کی جگہ لیپ لگے دالی کی جگہ سنگ مشین
کے چولہے کے عوض قوارے بیچ ڈانا اور عیبت سے
جو اہر ستی جو خاکسار کے پردے پھاڑ دیگا

ہو گی۔ جب کی رنگ میں سامانا بگڑ جائے گا
دوستوں کی صحبت پھیکی بے لطف ہو گی۔ رقاص
جمال کی چرکسن اور فلسفے کے پیچھے بی بی کی
زبان سے نکلے گے اصول اور ضابطہ کی ہر حرکت
ہو گی تو بیت کی روح سر پر چیل کی طرح منڈلانے گی
کوئی ادیب وہ ایسے گا تو وحشی کا خطاب دے گا۔
بی بی کے حسن کی تعریف ادا کرے گا۔ جاکر دے گا
سپاس تن کے کہیں گے سوء ادب کہیں گے۔
بیشک یہ باتیں نئے پڑھے ہوؤں کو ہی بھانے والی
ہیں وہ ان حجروں میں جلدی آجائیں گے۔ دنیا
میں عاقبت کا ... کی جگہ کی ہیں
گو یہ آغاز اُلفت تک انجام نہیں پا سکتا۔ اس
خواب کی اُلفت تک پھیر سکتی ہے۔ جب تک
تمام اسلامی دستور کی جڑ نہ کھود ڈالو ہر ایک بات سے
انکار کرنا پڑے گا ہر ایک اسلامی قاعدے کی آزادی

میں بھید کرنا۔ اور یہ کہنا ہو کہ انکا مذہب تھے۔ اسلام اور ترقی تو دو بچوں ناچے ہیں جن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں نے اپنے جیون پر ناز کو سجایا تھا ایک یہ وقت ہے کہ انہیں ترقی کرنے والے مسلمانوں کو تاکید ہے علم خواہ دور ہی سہی۔ مگر ان کے یا سوروں کے حق میں کافر اسلام کے خطاب ملتے ہیں۔ اگر یہی ہوا ہی ہے کہ دوسروں کی عبادت دیکھی خواہ اچھی ہو یا بُری تو بس اس پر تکفیر ہوگا۔ تو بتاؤ تم کوئی پڑھے تاریخ کی کتابوں سے واقف نکلو جو دنگیں ہانکتے ہو یہ سب جھوٹی شیخی میں تم اب کچھ نہیں ہو۔ اب تمھارا مذہب ہی رہ گئیں ہے جو انگلوں کا تھا۔ تمھارے بیٹے۔ گو نمازیں اور نماز کی آنکھیں بھی کر تہذیب کے خلاف کہ کے صرف گردن جھکا لیا کریں گے وہ بھی ہفتے میں ایک دفعہ جس اور پاک کو قبول کریں یا بیگا خراب لذتیں گی اور شریعت کی رو سے حلال کر کے اڑائیں گی۔ ... سور کا گوشت پیٹ میں اُترے گا۔ اور جائز ہو کے اُترے گا یہ سب مہذب ملکوں کے دستور اور ترقی کی علامتیں ہیں۔ اور جو نہیں ہو تو کہنا چاہیئے نصیب نہیں کوئی بھگی تھی۔

ورنہ اس ... کی ترقی اور بے قیدی پر ہر شخص ہر وقت نادر ہے ایمان سے کہنا کیا انھوں نے ایسی ہی بے قیدی کر کے ترقی کی تھی؟

اب میں تم کو بعض لفظوں کے معنی سمجھاتا ہوں جنکا ہیر پھیر تمھارے دشمن دلاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

تیر نصیبی

سلطان آرا بیگم بنام گورنر بمبئی

اجی لاٹ صاحب۔ واللہ تم تو مست گر گئے
مسلمانوں پر اتنا غصہ؟ آخر یہ اتنی خفگی کس
بات پر ہے؟ ... بات سے غصہ ...

غصے ہم ... تھے ہو۔ مگر پی جانے سے حلق ہو جاتا ہے؟ میں پوچھتی ہوں کہ تم نے چاہے باردولی والے کسانوں سے نزدیک کہیں کتنا بگاڑ ہے۔ انھوں نے کیا قصور کیا تھا کہ تمھاری حکومت نے ان کی گردن پر لات سے زیادہ بوجھ رکھ دیا ... تم ادا نہ کر سکے گر پڑے یہ بوجھ بھی گر پڑا۔ ان میں سکت نہیں تھی کیوں نہیں اور سرا ... تلاش کرتے۔ کوئی قرض تھے نہیں دیتا تو کیا ہو سکتا ہے؟ یہی کہ مال قرق جائداد نیلام ایک روپیہ۔ کر کے ... دیا ہو گا ہے۔ ... گھر میں کوڑی نہیں تو کوئی کہاں سے ... یا ... سامیوں پر ہمیشہ ہوا کرتی ہیں۔ مگر آج تک ایسے سامیوں کو کسی نے باغی نہیں کہا۔ نہیں کر ... سامی قانون کی توہین کرتا ہے۔ تمھاری حکومت نے باردولی والوں پر لگان بڑھا دیا وہ دے نہیں سکتے۔ زمین چٹائی نہیں کہ کوئی لپیٹ کے بھاگ جائے گا۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے تھے کہ ان کی ... ضبط کر لو۔ پھر وہ تو پہلے ہی سے ... بیچنے پر آمادہ ہیں۔ دیوانی اصول کے قانون میں یہی لکھا ہے۔ باردولی کے زمینداروں سے کوئی فوجی خطا نہیں ہوئی۔ وہ مارتے پیٹتے نہیں کہ فوجداری کرتے نہیں؟ فوجداری کا قانون کام آئے۔ یہ بتاؤ کہ جب مال دیوانی فوجداری تینوں قانون اس بارے میں



کھا کے ٹکر ہو گیا موٹر فنا ہے غنیمت یہ کہ نیر موجود ہیں

(ہفتہ گزشتہ میں آخر حکومت بمبئی نے اپنے تدبر کی گھڑی کھول کے رکھدی اس گھڑی میں سوئیاں ہیں مگر دو ہے نہیں ہے کیا ؟ درج شدہ ذیل تفتیش)

کارخانہ سیٹھ محمد صاحب نے لکھنؤ نے اشتہار رسالہ کو رنگ برنگی اخبار در لکھنؤ کی بہ پیشکش بیکر روانہ کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔

پھر بھی رہ گئے تو تمہارا یہ کہنا کہ :-

"ہماری فرضی مشورہ کی گلیں اور حکومت قانون کرانا نہیں ہے گی۔ اور یہ مطلب ہو کہ عمل میں آئیگا؟ اصل منطق کے خلاف ہے۔ سنو ہی وہ کوئی قانون نہیں ہو تمہارا [illegible] ہو جو کیا سبق کہ جس زمانے میں تمہاری قوم نے ہندوستان میں قدم رکھا اس زمانہ میں عام رعایا کے دل پر جس طرح قبضہ کیا کہ بادشاہوں اور مہاراجوں کے ظلم اور نا انصافی کا مزہ چکھ چکے تو خود ہی رو کے اور انھیں بھی دلایا۔ آج تم جس قانون کا حوالہ دے کے ہر طرح کی قوت حکومت کا رعب قائم رکھنے کی [illegible] دیتے ہو وہ وہی قانون تو ہے جس پر پچھلے بادشاہ عمل کرتے تھے فرق اتنا ہے کہ جب رعایا نے [illegible] نہ تھی اب [illegible] ہے۔ وہ تلوار کا جواب تلوار سے دے کے برابر ہو جاتی تھی۔ یہ تلوار کا نام بھی نہیں لیتی قانون سے تلوار کا کام لیتی ہے"

رولٹ صاحب کا ایکٹ کے رہنے والا قانون کیونکر منسوخ کرنا پڑا [illegible] اسکو ذہن میں رکھو [illegible] افسوس کی جا ہے کیا [illegible] گھڑی گھڑی ہوئی پاس پڑا ہوا کی جو منسوخ [illegible] سلطنتوں نے نام رکھا اور منتوں کے نیچے انگلی دبالی یہ معاف کرو اور بھول جاؤ کا سبق دیتی [illegible] کا شکر گزار رہنا چاہئے۔ [illegible] ایک دوری سی منطقی غلطی کی کارستانی ہے۔

لگان میں اتنا جائز اضافہ [illegible] اگر [illegible] بھی تو قانون ہو اور رولٹ کمیشن کی [illegible] پر جو قانون بنا تھا وہ بھی تو قانون تھا۔ [illegible] یاران کی [illegible] آزادی پر آمادہ ہے [illegible] کے لیے [illegible] ایک [illegible] تمہاری حکومت [illegible] کی [illegible] ہوں تم [illegible] کی اس حکومت [illegible] کے اندر [illegible] کے [illegible] تمہاری باتوں سے [illegible] میں سچ کیوں سمجھے اس بات [illegible] پیدا ہو گیا ہے کہ تم کوئی بڑے منطقی نہیں ہو اور سلامتی سے تمہارے ساتھی [illegible]

وہ فرض بھی کچھ پہیلیاں ہی سے ہیں۔ وہ جلیانوالہ باغ کے واقعہ پر بارہ [illegible] کو لیاس کر لیجئے مطلب شاید یہی سا ہو کہ بار [illegible] گئے ہیں ہم زمانہ لگان [illegible] ترقی ہو چاہے [illegible] ہم اس کا [illegible] تیس سال اور یہاں پر آفت نہ پہنچے تو [illegible] نے لگان دیا اور کوئی [illegible] کی بات ہے [illegible] دوسری [illegible] بہت زیادہ [illegible] ہے۔ انھیں زمینداروں اور [illegible] سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی اُن کا یہ حال ہے کہ [illegible] مشکل سے کوئی زمیندار یا کاشتکار [illegible] پھر [illegible] کے برتاؤ سے [illegible] ایک طرف زمیندار دوسری طرف سے بندوبست پر [illegible] قیمت سے کہے جاتے ہیں [illegible] دیکھتے ہیں کہ جب تک جو لگان بڑھا کے [illegible] حاصل کریں [illegible] حاکموں کے سامنے [illegible] خوشنودی کا [illegible] کر [illegible]......

یہ حکومت وقت کی خیر خواہی وفاداری ہوشیاری [illegible] ختم ہے اب وہ زمانہ ہے نہیں کہ زمینوں سے کچھ [illegible] آبادی [illegible] اگر [illegible] بڑھ گئے تو خیر [illegible] اب [illegible] کی جگہ [illegible] ہے [illegible] جب [illegible] لفٹنٹ گورنر تھے تو بندوبست میں [illegible] ضلع کے ایک گاؤں پر لگان اتنا بڑھا کہ آمدنی سے بڑھ گیا۔ بیچارے زمیندار نے عدالت میں [illegible] کیں مگر [illegible] جہاں جہاں [illegible] بندوبست کی رپورٹ [illegible] گاؤں کا [illegible] لفٹنٹ گورنر کے نام [illegible] کے ساتھ ایک عرضی لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بھیجی کہ حضور [illegible] حاضر [illegible] تحصیل وصول [illegible] دے کے [illegible] جو آپ کا [illegible] بخشا [illegible] بخشا۔ لفٹنٹ گورنر صاحب آدمی نیک اور عقلمند تھے بات کی تہ کو پہنچ گئے اور خاص حاکم [illegible] مقرر کیا اُسنے رپورٹ کی کہ اس گاؤں کا [illegible]

آمدنی [illegible] زمین [illegible] ہونے کے سبب سے آبادی کے قابل نہیں پانی بھی نہیں ہے [illegible] تھی وہی زیادہ ہے [illegible] پیچھے صاحب پہلے کی [illegible] بھی [illegible] کے حساب سے [illegible]۔ [illegible] ہر جگہ کام نہیں دیتا جب کسی قانون پر عام [illegible] کی ترکیب یہی ہے کہ [illegible] ہونے والوں کو اپنے ساتھ کام میں شریک کر [illegible] کی [illegible] تک [illegible] جب تک [illegible] پانی کا پانی [illegible] ہو جائے اس قسم کے قانون [illegible] جن میں نقصان کا [illegible] حکمت اور ہوشیاری [illegible] اور دوسری [illegible] کے بعد [illegible] اچھا نتیجہ نہیں [illegible] بات [illegible] ہے [illegible] کا نام [illegible]

حکایت کہتے ہیں کہ [illegible] کی صحبت میں [illegible] قبیلہ کا [illegible] آیا [illegible] نے [illegible] کی [illegible] بات میں بات نکلنے لگی [illegible] کی ہوشیاری کا ذکر شروع ہوا۔ [illegible] نے بیان کیا کہ [illegible] ایک شخص کی [illegible] آدمی ہوتی تھی جیسے [illegible] گئے [illegible] کسی [illegible] تھا [illegible] اس بات [illegible] کہ [illegible] ہرگز [illegible] بڑی [illegible] وہ [illegible] کسی مقام پر [illegible] تھے وہاں [illegible] ایک [illegible] مالک نے [illegible] کے پاس ہی خیمہ [illegible] اسی [illegible] تھا [illegible] خالی [illegible] گیا ایک کونے میں [illegible] جا بیٹھا رات ہوئی مالک خیمہ میں آیا [illegible] کھانا پکا کے ساتھ والی دونوں [illegible] میں کھانے بیٹھے یہاں [illegible] آنتیں قل ہو اللہ [illegible] کہنے [illegible] میں نے اپنے [illegible] ہاتھ باہر نکالا [illegible] میں بسم اللہ کہہ کے کھانے میں شریک ہو گیا [illegible] ہاتھ مروڑ کے [illegible] اُس نے [illegible]

بکرا ہی بندہ نے دوسرے ہاتھ سے عورت کی کلائی پکڑی
عورت چلائی کہ آپ کو تمہیں کیا ہو گیا ہے آخر میرا ہاتھ کیا
تھا اور کیوں کلائی پکڑی جاتی ہے [illegible] آپا ہنسنے لگی میاں
بیگم [illegible] افسوس [illegible]
میں نے بی بی کا ہاتھ [illegible] بی بی کے حبشی کا ہاتھ
سمجھ کے میرا ہاتھ تھام لیا میں نے تعجب سے [illegible]
کے ہاتھ [illegible] میاں نے [illegible] کہ عورت
کچھ پاگل ہوئی ہو میرا ہاتھ کیوں زور سے دباتی ہے۔

بی بی میرے ہاتھ سے دست بردار ہو [illegible]
ظہور ہے ہاتھ اٹھایا۔ [illegible] کی بجلی
سرہانے رکھ کے بی بی لیٹیں [illegible] دیکھتا ہوں کہ
[illegible] کسی نے خیمہ کے اندر پھینکیں بی بی
صاحب دبے پاؤں اٹھیں اور خیمہ سے باہر نکل گئیں
میاں بے خبر سوتے تھے بندہ نے [illegible] اٹھائی اور [illegible]
کی راہ لی ایک درخت کے نیچے بی بی صاحب کا [illegible]
حبشی غلام سے [illegible] تھیں۔ [illegible] کیا
میں نے [illegible] کی لگام گھوڑی کے منہ میں
چڑھائی اور [illegible] سے باہر نکلا [illegible] کی آواز سے
بی بی اور غلام کی [illegible] غائب ہوئی اور
[illegible] صاحب خانہ
بھی باہر نکلے بندہ نے گھوڑی کو ایڑ دی وہ ہوا سے
باتیں کرنے لگی مگر پیچھے پھر کے دیکھتا ہوں تو صاحب خانہ
بھی ایک [illegible] پر سوار [illegible] چلا آتا ہے
وہ تھا قریب آ گیا کہ نیزے سے میری [illegible]
مرنے [illegible] پاس [illegible]
پاس [illegible]
اتفاق کی بات کہ بیچ میں ایک [illegible]
میں نے گھوڑی کو [illegible]
کا [illegible] تھا [illegible] گیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب خانہ [illegible] کہنے لگا کہ [illegible]
گھوڑی تمہاری قسمت ہے [illegible]
ایسا [illegible] نہیں۔ اے جوان [illegible]
قیمت ایک ملک کے خزانہ سے [illegible]
مقابلہ کے وقت کوئی اس کی گرد تک [illegible]

اسی وجہ سے [illegible] اس گھوڑی کی بھیری [illegible] تھا
[illegible]
[illegible] حضرت آپ کا احسان [illegible]
[illegible] کل حال [illegible]
صاحب خانہ [illegible] کہنے لگا [illegible]
[illegible] گھوڑی [illegible] تھا [illegible]
کی جان بھی لی اور گھر میں آ جاتا۔
[illegible] صاحب غرض کر کے گورنمنٹ کی [illegible]
[illegible] ناقانونی [illegible] خود غرض [illegible]
[illegible] گھوڑی [illegible]
[illegible] کون ہے اور [illegible]
کر سکتی ہوں کہ [illegible] بازی [illegible]
کی [illegible] کوئی چاہے تب بھی گھوڑی واپس
[illegible] غلام قتل ہو گئے اور گھر ویران۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] نے [illegible] اور
[illegible] کے قانون [illegible] کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] لگان پڑھا [illegible] رسید [illegible]
[illegible] لگان کی [illegible]
[illegible] کمیٹی مقرر کر [illegible]
[illegible] کی [illegible] کمیٹی [illegible]
کے [illegible] کیا عجب ہے کہ [illegible]

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

کی نوبت نہ آئے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی قسمیں
[illegible] کی گئیں [illegible]
[illegible] اس دلیل کا وجود نہیں کہ [illegible]
[illegible] صحیح ہے [illegible]
[illegible] کرتے ہیں [illegible]
ہے۔ میں ہوں حکومت کی خیر خواہ ہمیشہ نیک
رائے دیتی ہوں۔ اللہ نے ہر معاملہ میں [illegible]
نیت بخیر رکھی۔

سمجھانے سے تھا مجھے سروکار
اب ماننا نہ ماننا تم ہو مختار

المختصرات

پیرس کی عورتوں میں ایک نئی وبا پھیلی ہے [illegible]
[illegible] کے ذریعہ سے خوبصورت بنایا جاتا
ہے [illegible] نے [illegible] مبارک ہو۔ [illegible] تھا [illegible]
تھا [illegible] گھوڑی [illegible]
کی ہوا آئی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] خیال [illegible]
[illegible]
[illegible] جیل خانہ بھیجے گئے
تھے وہ ابھی تک [illegible] زنجیروں میں [illegible]
[illegible] کیا [illegible] ہے کہ
[illegible] کے بھول گئی۔

ایک فوجی جنرل [illegible] کا پیٹ چاک کیا [illegible]
[illegible] سیکڑوں [illegible]
خیال ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کے پیٹ [illegible]
[illegible] ہو گئے اور [illegible] گیا تو
[illegible] ہو گی۔

اضطرار کے بغیر سوال تو ہے حرام گر یہی زمانہ
عیب نیست [illegible] سوال ہے [illegible] سوال
ہے اخباروں میں سوال ہے گھر میں سوال ہے
باہر سوال ہے چنانچہ [illegible] میں ایک [illegible]
سائل سوال کرتا ہے۔

کیا ہندوستانی [illegible] کو [illegible]
ہے کہ وہ قانون کی مخالفت پر لوگوں کو ابھاریں
[illegible] ہیں [illegible]
ہیں کہ [illegible] جواب [illegible] جائز ہے
لہذا یہ بتاؤ کہ کیا کوئی ناجائز قانون بھی تعمیل
کے قابل ہوتا ہے؟

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کی جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی لگائی ہوئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا خزانہ کتاب ہو کر پیش کیا گیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صاف صاف حصہ اول کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو۔ ایک ستار ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کی سرلیپیاں بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام میں لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کی طرزیں اسمیں جمع ہو گئی ہیں۔ قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ اول کی قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ — المشتہر: منیجر اردوئے معلیٰ لکھنؤ